سوال

(337) باطل وصیت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

برے والد نے اپنی مملوکہ زرعی زمین اپنے مرنے کے بعد اپنے ایک بیٹے کے نام الاٹ کردی، جبکہ اس بیٹے کے علاوہ اس کی چار بیٹیاں بھی ہیں کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ اگر باپ کی زمین کو ایک بیٹے اور چار بیٹیوں میں تقسیم کیا جائے تو تقسیم کیسے ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ر تعالیٰ نے قرآن مجید میں میت کی وراثت کی تقسیم کا اصول بیان فرمادیا ہے:

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ (النساء 4 11)

''اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے۔''

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہٗ، فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ) (ابوداؤد وکتاب الوصایا، والترمذی وکتاب الوصایا)

ر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، وارث کے لیے وصیت نہیں۔''

ں بناء پر ایک بیٹے کے نام باپ کی وصیت باطل ہے۔ لہذا اس کا نفاذ ناجائز ہے، ہاں اگر تمام شرعی ورثاء اس پر اپنی رضامندی اور موافقت کا اظہار کردیں تو پھر کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر شرعی ورثاء ایسا نہ کریں تو اس سے زرعی زمین کو واپس لینا اور تمام ورثاء میں اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ اصول کے مطابق تقس

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

مختلف فتاویٰ جات، صفحہ: 354

محدث فتویٰ